

☆ اردو ☆

☆ انشائیہ طرز ☆

☆ قصہ ازل ☆

☆ سوال نمبر 1 ☆

☆ خلاصہ ☆

جنوری کی ایک شام کو ایک خوش پوش نوجوان ڈیوس روڈ سے گزر کر مال روڈ پر پہنچا اور چیتنگنگ ٹر اس کا رخ کر کے آبپاشی سے پشٹی پر چلنے لگا۔ یہ اچھی وضع قطع کا خوش پوش نوجوان تھا جو ہاتھ میں تھامی چھوٹی سی چھری کو کھ کھی بھی منہ میں گھمانے لگتا۔ ہفتے کی شام تھی اور وہ سخت سردی میں بھی منہ سے بھل رہا تھا۔ کوئی تانکے والا یا نیکی والا اس کے قریب پہنچ کر کس جانے کا پو پھناتو وہ ٹال دیتا۔ وہ مال روڈ کے زیادہ بھجوم والے حصے میں ایک شان بے نیازی سے بڑھ رہا تھا۔ اس کنارے گاڑیوں کی طرف سے تو جہشالی اور سدا چیتنگنگ ٹر اس کی طرف چلتا رہا۔ فلو کے بت کے قریب پہنچ کر اس نے اپنے چہرے سے نر صاف کی اور کھچھ انگریز پھول کو تھیلیا ہوا دیکھنے لگا اور اس کے بعد سیمنٹ کے ایک خالی بچے پر بٹھ گیا۔ سردی لذت آمیز تھی۔ اسے دل خوش کن موسم میں ولت پرست لوگ ہمیش و عشرت کے ایک خالی دائیں تلاش کرنے کے لیے مال روڈ پر آنکھتے ہیں۔ ایسے جیسے موسم میں افسار بیتورانوں اور تفریح کے دوسرے مقامات پر محفوظ بیویہ تھے۔ لوگوں کا خاما بھوم تھا اور ہر شخص ماحول سے پوری طرح لطف



اندوز پہن رہا تھا۔ نوجوان سیمینٹ کی بیچ پر بیٹھا کڑی دابہ  
مردوں کو دیکھ رہا تھا۔ سردی کے سبب اکثر لوگوں نے  
اور کوٹ پہن رکھے تھے۔ نوجوان کا ایسا اوور کوٹ  
اعلیٰ اور کسی ملہ مڑی کا سلا پہنا تھا اور نوجوان اسے ہمیں  
کرایے جال میں ملے تھا۔ اس نے پان پٹی وائے  
سے ایک سٹریٹ خریدی اور مزے مزے میں کشتی سے  
لگا۔ پھر بیچ سے اٹھ کر اس جگہ جا پہنچا جہاں سیمینٹ کی  
روشنیاں نظر آ رہی تھی۔ غلغلیہ شروع ہو چکی تھی اور کچھ  
نوجوان آتے واپس لوگوں کی تھاویروں کا جائزہ لے رہے تھے۔  
وہاں کچھ غشیوں ایل بڑکیاں ایس میں ہندی مذاق کر رہی  
تھیں۔ نوجوان نے نیازانہ سینما سے باہر آگیا۔ شام کے  
سات بج چکے تھے مگر نوجوان بدستور مگر گشت کر رہا تھا  
اس کے بعد وہ ایک رستوران تک پہنچا۔ رستوران کے  
باہر مختلف طبقات کے لوگ گانوں سے لطف اندوز  
ہو رہے تھے۔ نوجوان ان کی پروائیے بغیر آئے بڑھ گیا۔  
وہاں ایک مکان پر موسیقی کے آلات رکھے تھے۔ نوجوان  
نے ایک جرم میں بیٹانو کا جائزہ لیا اور پھر دکان دار سے  
اسا چھینے کے گراموفون ریکارڈوں کی فہرست طلب کی۔  
ایک نسلوں سے کتابوں کے ورق آئے۔ قالینوں  
کی دکان سے ایک ایرانی قالین کی قیمت پوچھی  
اور اپنے اور کوٹ کے کاج میں اٹکے بیوتے ادھکھدے  
پھول کو ٹھیک کر کے دوبارہ صر گشت شروع کر دی۔  
نوجوان نے شام سے اب تک جتنی انسانی  
شکلیں دیکھیں ان میں سے کسی نے اسے اپنی  
طرف متوجہ نہ کیا تھا البتہ ایک دلچسپ جوڑے  
نے اس کا دل کھینچا۔



## (سوال نمبر 2)

استاد کا احترام  
(دوست اپنی جماعت میں محو گفتگو ہیں)  
السلام علیکم! حسن، جاتی کیسے ہیں آپ؟  
اللہ کا شکر ہے۔ میں ٹھیک ٹھاک ہوں!  
کیسے تھیل علم کا عمل کیا جا رہا ہے؟  
میں بھی محنت کر رہا ہوں اور اساتذہ بھی ہر پور  
مدد کر رہے ہیں  
اساتذہ سے بعد تعظیم لائیں ملتی رہے تو مستقبل  
سنبھلتے گا  
باادب بانصیب ہوتا ہے، تھیل ہمیشہ تھیلی ہوتی  
ہوتی پر لگتا ہے۔ ہم احترام سے تھیل علم کی  
کوشش کریں گے تو خوش ہو کر علم کا خزانہ بانٹیں  
گے۔  
بالکل، بے ادب بے ہوتا ہے نصیب ہوتا ہے۔ ادب  
پہلا زینہ اور قریب ہے استاد کر رہے